سب سے پہلے موصی حضرت بابا محمد حسن صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پیش کردہ: اشتیاق احمد

حضرت بابا محمد حسن صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نظام وصیت میں شامل ہونے والے پہلے موصی تھے۔ وہ اپنے نظام وصیت میں شمولیت کا واقعہ تحریر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ

"میں دفتر ریویو آف ریلیجنز اردو میں دفتر کا ہی کام کرتا تھا۔ ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آدھی رات سے مضمون لکھنا شروع کیا اور پریس میں کاپی نویسوں کو حکم دیا کہ باقی سب کاموں کو چھوڑ دو اور اس مضمون کو لکھو تا کہ یہ مضمون آج ہی چھپ جائے۔ یہ کتاب الوصیت تھی۔ چنانچہ یہ کتاب چھپنا شروع ہوگئی اور میں نے اللہ دتہ مددگار کارکن کو ساتھ لیا اور جلدی جلدی فرمے بنانا شروع کر دیئے۔ میر مہدی حسن صاحب میرے پاس آئے اور کہا کہ جس طرح ہو سکے مجھے ایک نسخہ آج ہی تیار کر دو۔ یہ کونسی کتاب ہے جو چھپوائی جا رہی ہے۔ میں نے میر مہدی حسن صاحب سے کہا کہ پہلے شائع کرنا منع ہے مگر انہوں نے کہا میں صبح ہی آپ کو لا دوں گا شائع نہیں کی جائے۔ پھر میں نے دو نسخے کتاب کے تیار کیے۔ ایک نسخہ میں رات کو خود لے گیا اور ایک میر مہدی محمد حسن صاحب کو دیا۔ میر صاحب کا مجھے علم نہیں انہوں نے کیا کیا۔ مگر میں نے رات کو ایک دفعہ الوصیت پڑھی۔ پھر اکیلا بیٹھ کر لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کی آیت مدنظر رکھ کر میں نے سوچا محمد حسن تم زمیندار کو نہری زمین پسند ہوتی ہے۔ چنانچہ میں نے اپنی نہری زمین وقف کرنے کا ارادہ کر لیا۔ پھر میرے دل میں آیا کہ قادیان میں تجھے کیا چیز پیاری ہے۔ اس وقت قادیان میں مکان نہیں ملتے تھے مگر میں نے مکان خرید لیا ہوا تھا۔ پس میں نے مکان کو بھی دین کے لئے وقف کرنے کا ارادہ کر لیا۔ میں اپنی زندگی پہلے ہی دین کے لئے وقف کر چکا تھا۔ میں نے سوچا اب تمہارے پاس کیا رہا۔ اس خیال سے میرا دل نہایت خوش ہوا کہ میرا سب مال خدا کا مال ہو گیا اور میں اپنے پاس کچھ نہیں رکھا۔ صبح ہوتے ہی میں نے ایک دوست حافظ عبدالرحیم صاحب کا بلایا کہ یہ وصیت میری طرف سے لکھ دو۔ اس نے کہا کہ محمد حسن ابھی تو بالکل بھی حکم وغیرہ نہیں ہوا تم یہ کیا کام کرتے ہو میں نے کہا کہ میں تم سے مشورہ نہیں چاہتا۔ میں نے تم کو ثواب کی خاطر لکھنے کے لئے کہا ہے۔ ورنہ لکھنا مجھے بھی آتا ہے۔ پھر اس نے میری وصیت لکھ دی کہ میری زمین، میرا مکان اور میری زندگی خدا کے لئے واقف ہے۔ یہ وصیت میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دی۔ اس وقت میں پہلی شرط وصیت سمجھ نہیں سکا۔ مگر میرا یہ طریق تھا کہ جب کبھی کوئی عریضہ حضرت اقدس کی خدمت میں روانہ کرتا تو اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ رقم بھیج دیتا۔ اس روز بھی اس وصیت کے ساتھ ایک روپیہ حضرت اقدس کی خدمت میں بھیجا۔ سنا گیا کہ جس وقت حضرت اقدس کی خدمت میں میری وصیت پہنچی اس وقت دفتر کے منشی کو حضور نے بلایا اور فرمایا جلدی نیا رجسٹر لاؤ۔ وہ فوراً نیا رجسٹر لے گیا پھر حضرت اقدس نے میرا نام اس رجسٹر میں سب سے اول نمبر پر درج فرمایا۔ اور وہ روپیہ جو میں نے وصیت کے ساتھ بھیجا تھا پہلی شرط میں داخل کر دیا اس طرح سب سے اول موصی میں ہوا۔ پھر حضرت مسیح موعود نے اس روز جلسہ کر کے میری وصیت کے الفاظ اشاروں سے بتا دیئے اور فرمایا کہ جو شخص کسی نیک کام کو پہلے کرتا ہے وہ سب سے درجے لے جاتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ لوگوں نے وصیتیں کرنا شروع کیں"۔ (ماہنامہ انصار اللہ وصیت نمبر ماہ جون 2005ء)